صَلِّ علیٰ



تابش کمال

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

میری خواہش ہے کہ دربارِ رسالتؐ میں مجھے
شاعرِ نعت و مناجات سے جانا جائے

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

تابشؔ کمال

کمال پبلی کیشنز راولپنڈی

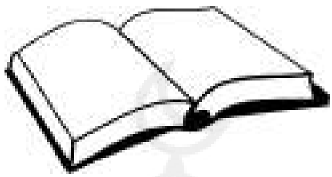
دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال

www.darulkamal.com

کمال پبلی کیشنز

کی

کمال کتابیں



نام کتاب : صَلِّ عَلٰی

شاعر : تابش کمال

نقش اوّل : ربیع الاوّل، ۱۴۳۳ھ، جنوری 2012ء

نقش دوئم : شعبان، ۱۴۴۰ھ، اپریل 2019ء

تعداد : ایک ہزار

ہدیہ : دوسَو روپے

ناشر : صاحبزادہ نہال بخت کمال

رابطہ : دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال

موبائل: 0300-5144878

والدِ گرامی حضرت باغ حسین کمالؒ

کے روحانی فیض

اور

والدہ محترمہ کی مناجات

کے نام

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

فہرست

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

تروتازہ نعتیں

الحمدللہ ہمارے دَور میں بہت نعت لکھی جا رہی ہے اور یہ بڑی سعادت کی بات ہے مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر شعراء یا تو میڈیا کی ضرورت کی نعت کہتے ہیں یا رواج کے حوالے سے۔ گویا حضوری کا وہ تصوّر جو سرکارِ رسالت مآبؐ کی مدح کے لئے ازحد لازم ہے، کم و بیش مفقود ہے اور اس طرح صنفِ نعت میں بہت کم سرمایہ ایسا ہے جو احترام و ادب اور علمی حوالوں سے معتبر گردانا جاسکے۔ نعت وہ عظیم سعادت ہے جو باادب عاشق کو نصیب ہوتی ہے۔ اتنی مشکل صنف، کہ ایک حرف کی پس و پیش شاعر کو گناہ گار بنا سکتی ہے لہٰذا لازم ہے کہ دربارِ اقدس ﷺ میں سخن کرتے ہوئے شاعر جنیدؒ و بایزیدؒ کی روایت کی پاسداری کرے۔

صاحبزادہ تابش کمال خوش بخت ہیں کہ انہیں ہر لمحہ حضوری کی سعادت نصیب ہے۔ اُن کی نعتیں جہاں عشق کی سرشاری سے مملو ہیں وہاں فکری اور فنی اعتبار سے بھی سراہے جانے کے لائق ہیں۔ میں ایک عرصہ سے اس خدمت پر مامور ہوں اور اللہ کے کرم سے صنفِ نعت کی کچھ کچھ سمجھ بوجھ بھی عطا ہوئی ہے۔ تابش صاحب کی نعتوں میں وفور اور حُب کی فراوانی تو ہے ہی، زمینیں بھی نئی ہیں اور موسیقیت کا رسیلا پن بھی۔ مجھے ان نعتوں میں کہیں بھی تجاوزِ ناروا اور خشکی دکھائی نہیں دی۔ مصرعوں کی بُنت جہاں اُن کی ہنر شناسی کا پتہ دیتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نعت کہنے والا حق الیقین اور عین الیقین کی منزلوں میں ہے۔ سلسلۂ عالیہ اویسیہ کمالیہ کے رہنما کی حیثیت سے تابش صاحب یقیناً نعت گوئی کے فن کے اہل بھی تھے لیکن اُنہوں نے سجادہ نشینی کو روایت اور میراث سے زیادہ عطائے مصطفٰےؐ کی

سعادت جان کر دربارِ عالیہؒ میں عقیدت کے پھول پیش کیے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان نعتوں میں نبی کریمؐ کی صفاتِ لاجواب کا بیان بھی ہے اور ان سے اپنی وابستگی کا فخر بھی۔ شاعر نے اکثر نعتوں میں اپنی روحانی واردات کو اتنے سلیقے سے پیش کیا ہے کہ روحانی سوانح کی چاشنی اکثر اشعار سے چھلک اُٹھی ہے۔ مترنم بحورِ نعت کے زرّیں دَور کی یاد دلاتی ہیں۔ اب یہ کام کم کم ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ مختلف بحور کے باوجود ان نعتوں کو پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ قاری سیرت رسولِ اکرمؐ کے حوالے سے کوئی لمبی نظم پڑھ رہا ہے۔ صاحبزادہ تابش کمال صاحب نے کئی مقامات پر اہلِ بیتؓ اور صحابۂ کرامؓ کا ذکر بھی قرینے سے کیا ہے بلکہ کچھ نعتوں میں تو ان کے متعلقین اور سلسلۂ عالیہ کی جھلکیاں بھی پڑھنے کو ملتی ہیں۔ گویا ملک اور امّت تابش صاحب کی نعتوں میں سرکار رسالت مآبؐ کی نگاہِ کرم کے منتظر ملیں گے۔ ایمان و عشق اور ادب و ہنر بہم ہوں تو ممکن ہی نہیں کہ نعت گوئی کا اذن نصیب نہ ہو۔ پھر شیخِ کامل کی نگاہ ہے کہ ان آئنوں کو جِلا دیتی ہے۔ تابش کمال حضوری و حاضری سے بھی متّصف ہیں اور ادب و سلوک کی منازل بھی طے کر چکے ہیں۔ عاشقِ صادق کا رتبہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ بے شک دربارِ نبویؐ کی داد ہی مدّاحِ خاتم الانبیاؐ کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ، یہ سعادت ہر مومن کو عطا کرے۔ میں حضرت تابش کمال صاحب کو اس پُر نور کلام پر مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے ہمیں بھی اس مردِ عارف کی طرح کچھ سَچّے سُچّے اور تر و تازہ گوہر و گل عطا کرے۔ آمین

احقر

حفیظ تائب

صَلِّ عَلیٰ

دعائیہ

آقاؐ مجھے الفاظ کی خیرات عطا ہو
مدحت کے لئے نکہتِ آیات عطا ہو

جو آپؐ کی تحسین میں اب تک نہ کہی ہو
وہ نعت عطا ہو مجھے، وہ بات عطا ہو

آنکھیں جو ملیں دیکھوں رُخِ احمدؐ مرسل
لفظوں کو جمالِ مہِ اثبات عطا ہو

ہر شعر مرا لب کے لئے ٹھہرے کرامت
وہ مجھ کو ہنر خیزیٔ جذبات عطا ہو

ہو صَلِّ عَلٰی جس میں وظیفہ مرے مولا!
وہ دن ہو عطا بس مجھے، وہ رات عطا ہو

تابشؔ کے لئے رحمتِ معبود ہیں آقاؐ
حق ہے کہ اُسے حرفِ مناجات عطا ہو

صَلِّ عَلیٰ

لَبَّیک

(حمدیہ نعتیہ)

ہر سُو سناٹا گونجتا ہے آخر ہے شب میں حاضر ہوں
میں لاج کا مارا کیا آتا رحمت کے سبب میں حاضر ہوں

لبیک لبوں پر جاری ہے اک رعب دلوں پر طاری ہے
اب کیسی پردہ داری ہے اے میرے رَبّ میں حاضر ہوں

جو آیا ابر میں جھوم گیا کوئی بھی نہیں محروم گیا
مجھ پر بھی کرم کی بارش ہو پھر جانے کب میں حاضر ہوں

سب اپنی اپنی بولیوں میں نذرانے لے کر آئے ہیں
آوازیں ہی آوازیں ہیں اور مہر بہ لب میں حاضر ہوں

صَلِّ عَلیٰ

دنیا کی حرص و ہوس نے مجھے اک عمر یہاں سے دور رکھا
دامانِ شفاعت مل جائے اے آقا ﷺ اب میں حاضر ہوں

کتنے ہیں جنہیں خود مولا نے خدمت کے لئے بلوایا ہے
میں تو ہوں غلامِ کوئے نبی ﷺ سو حسبِ طلب میں حاضر ہوں

سنتا تھا فرشتے آتے ہیں اس در کی گدائی کرنے کو
اے شافعِ دیںؐ، اے نورِ مبیںؐ، اے شاہِ عربؐ میں حاضر ہوں

دہلیز پہ صدیاں کٹتی ہیں تب جا کے حضوری ہوتی ہے
مجھ کو ہے بخت پہ ناز کہ ہے یہ بزمِ ادب میں حاضر ہوں

میں گوشۂ باغ☆ سے لایا ہوں سوغاتِ ہنر یہ صَلِّ عَلیٰ
دربارِ ادب سے حکم جو ہو قدموں میں تب میں حاضر ہوں

تابشؔ درِ اقدس پر آکر مخلوق سلامی دیتی تھی
اک عمر ترستے گزری تھی کتنا ہے عجب میں حاضر ہوں

☆حضرت باغ حسین کمالؒ

(حرم شریف میں لکھی گئی)

صَلِّ عَلیٰ

حمدیہ نعتیہ

ہجر، وصال ہیں اب اک جیسے، میں اپنے حالات میں خوش
تُو جس بات پہ راضی مولا تابشؔ بھی اُس بات میں خوش

ممکن ایک محیط ہے اے دل! چشم کشا نظاروں کا
عارف کب رہتا ہے جھلیا خالی امکانات میں خوش

سب کی نفی کرتا ہوں لیکن سائیاں تیری ذات کی خیر
میرا یہ اعزاز کہ میں ہوں اک تیرے اثبات میں خوش

صَلِّ عَلیٰ

اڑتا پھرتا ہوں ہر جانب میں تیری خوشبوؤں سنگ
تتلی رقص کناں رہتی ہے اپنے پھول اور پات میں خوش

دن نکلے دنیا کو لُوٹیں بھیس بدل کر جوگی لوگ
اپنے کنج میں بیٹھا ہوں میں تیرے ساتھ اور رات میں خوش

مولا اس کو دنیا دے دے جو دنیا کا طالب ہو
تابشؔ کو بس تُو کافی ہے، یہ ہے اپنی ذات میں خوش

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

آؤ موتی چنو، نعت کہتا ہوں میں
اے فرشتو سُنو، نعت کہتا ہوں میں

یہ بھی بُردہ ہے لیکن نئی طرز کا
میری چادر بُنو، نعت کہتا ہوں میں

تان ہے اک انوکھی سی ہر شعر میں
جھومو اور سر دُھنو، نعت کہتا ہوں میں

صَلِّ عَلیٰ

میری آنکھوں سے ہو جاؤ اوجھل سبھی
اے مری الجھنو نعت کہتا ہوں میں

گُل عقیدت کے ہر سو مہکنے لگے
عشق والو چنو نعت کہتا ہوں میں

رات جنّ و ملائک سے میں نے کہا
قولِ تابشؔ سُنو ’’نعت کہتا ہوں، میں‘‘

صَلِّ عَلٰی

مرے چار سُو وہی نُور ہے، اسی روشنی کا وفور ہے
کہیں زمزمے ہیں طیور کے، کہیں اسمِ ذات کا بُور ہے

یہ جو وردِ صَلِّ عَلٰی کا ہے، یہ کرم حبیبِ خدا کا ہے
مرے ہاتھ اذن ہے نعت کا، مجھے منزلوں پہ عبور ہے

میں ہوں بامراد تو کیا عجب کہ حسب نسب میں ہوں باادب
یہ معاملہ ہے عطائے رب، سو جو بےادب ہے وہ دور ہے

یہ سوالیوں کا مقام ہے، یہ کمالیوں کا مقام ہے
انہیں نسبتیں ہیں حضورؐ سے، انہیں بندگی کا شعور ہے

وہ جو اُن کے در کا ہوا نہیں، اسے اُن کے در سے ملا نہیں
وہ کسی جگہ کا رہا نہیں تو یہ اس کا اپنا قصور ہے

جو ذرا جھکا کوئی سامنے تو وہ آ گئے اسے تھامنے
وہ اتر کے آئے جو عرش سے تو زمیں پہ نور ہی نور ہے

میں حضور میں تھا سخن سرا، درِ نعت مجھ پہ کھلا رہا
جو حجاب تھا وہ اٹھا دیا یہ کمال فیضِ حضورؐ ہے

دیکھو تو اُنؐ کے نقشِ قدم ہیں کہ پھُول ہیں
مٹی پہ دونوں عکس بہم ہیں کہ پھُول ہیں

مدحت میں عطر بیز ہیں کس طور دم بہ دم
یہ نعت گو کے لوح و قلم ہیں کہ پھُول ہیں

اسمِ صفات ان کے ہیں نکہت فشاں بہت
قرطاس پر حروف رقم ہیں کہ پھُول ہیں

صَلِّ عَلیٰ

طیبہ سے لوٹ آئے تو پہچاننا ہمیں
پھر تم ہمیں بتانا یہ ہم ہیں کہ پھُول ہیں

کیسا عجیب شبنمی لہجہ ہے نعت کا
یہ عاشقوں کے دیدۂ نم ہیں کہ پھُول ہیں

لہرا رہے ہیں آج بھی بدر و حنین میں
تابشؔ یہ لشکروں کے عَلم ہیں کہ پھُول ہیں

صَلِّ علیٰ

دو جہاں ہو گئے آباد، زمیں جھُومتی ہے
میرے آقاؐ کا ہے میلاد، زمیں جھُومتی ہے

آپؐ آئے تو غلاموں نے رہائی پائی
آپؐ کے صدقے ہیں آزاد، زمیں جھُومتی ہے

گرچہ دیدارِ نبیؐ کو ہوئے چودہ سو برس
آج بھی کرتی ہے جب یاد، زمیں جھُومتی ہے

صَلِّ عَلٰی

ذکر ہے آپؐ کا اک معجزہ اس دنیا میں
نعت پڑھتے ہیں زمیں زاد، زمیں جھُومتی ہے

یاد ہے اس کو قدم ہائے مبارک کا وہ لمس
سبزہ و گُل سے بھری، شاد زمیں جھُومتی ہے

نعت پڑھتا ہے جو تابشؔ سرِ دربار حضورؐ
آپؐ دیتے ہیں اُسے داد، زمیں جھُومتی ہے

درد و الم حد سے بڑھا ، میں نے کہا صَلِّ عَلیٰ
دکھ کی دوا ، آبِ بقا ، صَلِّ عَلیٰ ، صَلِّ عَلیٰ

دنیا و دیں کچھ بھی نہیں، حق الیقیں اک ذات ہے
وہ ہے خدا، اس پر فدا ، پھر دوسرا صَلِّ عَلیٰ

الفاظ میں یہ روشنی یونہی کبھی آتی نہیں
شمسُ الضحیٰ ، بدر الدجیٰ ، نور العلا ، صَلِّ عَلیٰ

ماں باپ ہوں یا مال ہو، اولاد ہو یا کچھ بھی ہو
قربان سب اس نام پر، اک آسرا صَلِّ عَلٰی

نعتِ نبیؐ پر جھومتے، جِنّ و بشر، رُوح الامیں
محفل سجی دربار میں، سب نے کہا صَلِّ عَلٰی

تابشؔ غلام ان کا ہے جو مخلوق کے سردار ہیں
لب پر رہے صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی

ہر ایک سمت اُجالے دکھائی دیتے ہیں
ہمیں وہ روشنی والے، دکھائی دیتے ہیں

سفر مدینہ کا دل سے کرو تو پھر جانو
ہر ایک گام، حوالے دکھائی دیتے ہیں

ہمارے اشک مجسّم ہیں اُس ادب گہ میں
اُنہیں ہمارے یہ نالے دکھائی دیتے ہیں

صَلِّ عَلیٰ

فرازِ عرش کا رستہ ہے شہر طیبہ کا
عجیب نُور کے ہالے دکھائی دیتے ہیں

اثر ہے نامِ محمدؐ کا، سیر کرتے ہوئے
فضا کے رنگ نرالے دکھائی دیتے ہیں

وہ ہاتھ جن کی دُعا سے خُدا خطا بخشے
وہی تو نعمتوں والے دکھائی دیتے ہیں

نگاہ دستِ مبارک پہ ہے مری تابشؔ
کہیں کہیں مجھے چھالے دکھائی دیتے ہیں

عجب سَحر تھی، جہاں عالمِ سُرور میں تھا
ظہور آپؐ کا تھا، وقت خود ظہور میں تھا

یہ عقل و ہوش و خرد آپؐ ہی کا صدقہ ہے
وگرنہ پہلے کہاں آدمی شعور میں تھا

تجلیاتِ الٰہی سے ہر طرح معمور
یہ خاک زاد تھا لیکن عجب غرور میں تھا

صَلِّ عَلیٰ

مٹا کچھ ایسے اندھیرا، صنم کدے ٹوٹے
پھر اسکے بعد جہاں ایک سیلِ نور میں تھا

کِھلا تو آپؐ کی خوشبو مہک مہک اُٹھی
جو ایک پھُول مری آرزو کے بور میں تھا

ہر ایک شعر پہ حسانؓ داد دیتے تھے
عجیب کیف تھا تابشؔ میں جب حضور میں تھا

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

وہ نُورِ حُسن دیکھ کے صَلِّ عَلٰی کہا
میرے کہے پہ خلق نے پھر مرحبا کہا

معشوقِ عالمین کہا میں نے زیرِ لب
فرمایا مجھ کو دیکھ کے ''بیٹے بجا کہا''

ہر صبح و شام وصف نیا ہے جناب میں
شمس الضّحیٰ کہا کبھی بدرالدجےٰ کہا

صَلِّ عَلٰی

نقشِ دوام آپؐ ہیں، خیر الانام آپؐ
جھوم اُٹھے عرش و فرش کہ انساں نے کیا کہا

میں اُنؐ کے حُسنِ خلق پہ سو جان سے نثار
آقاؐ نے مجھ کو عاشقِ اہلِ وِلا کہا

تابشؔ کمال شانِ رسالت مآبؐ ہے!!
حق نے بھی اُن کو شافعِ روزِ جزا کہا

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

ہَوا ہو جائے میری ناتمامی یا رسولؐ اللہ
اگر منظور ہو اپنی سلامی یا رسولؐ اللہ

سخن کے معجزے میں یہ عنایت آپؐ ہی کی ہے
نہ کوئی جھول باقی ہے نہ خامی یا رسولؐ اللہ

یہ سب فیضان ہے حسّانؓ کا جب نعت کہتا ہوں
بلا لیتے ہیں رُومیؒ اور جامیؒ، یا رسولؐ اللہ

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

جہانبانی سے بہتر شہرِ طیبہ کے گلی کُوچے
ہے بڑھ کر بادشاہی سے غلامی یا رسولؐ اللہ

میں ایسے جھومتا ہوں سرو مجھ پر رشک کرتے ہیں
عجب ہوتی ہے میری خوش خرامی یا رسولؐ اللہ

یہ تابشؔ آپؐ ہی کا ہے اِسے اوروں سے کیا مطلب
سنیں گے آپؐ ہی یہ خود کلامی یا رسولؐ اللہ

صَلِّ عَلٰی

کلامِ نعت ہے، ایماں کا ساز ہے اور میں
بس ایک نور ہے، اک حرفِ راز ہے اور میں

ابھی تلک ہے وہیں پر خیال کا ڈیرہ
مری نگہ میں زمینِ حجاز ہے اور میں

وہ دَر ہے اور مرے دل میں روشنی کے بھنور
وہ آستاں ہے، جبینِ نیاز ہے اور میں

صَلِّ عَلیٰ

میں شعر پڑھتا ہوں ، اصحابؓ داد دیتے ہیں
مرے کلام کا سوزوگداز ہے اور میں

دیارِ پاک میں پھرتا ہوں گنگناتے ہوئے
نصیب آج مرا سرفراز ہے اور میں

عجب مقام ہے تابشؔ کہ میں حضور میں ہوں
بس اک وہی شہِ دُنیا نواز ہے اور میں

نئے سخن کی زمینوں میں پھول کھلتے ہیں
ادب کی شرط پہ سینوں میں پھول کھلتے ہیں

چمک رہی ہے جو ہر حرف میں یہ نعت کی لَو
اسی طرح کے قرینوں میں پھول کھلتے ہیں

رواں دواں ہے ہر اک موج آپؐ کی جانب
عقیدتوں کے سفینوں میں پھول کھلتے ہیں

صَلِّ عَلیٰ

یہ فیضِ شاہِ مدینہ نہیں ہے تو کیا ہے
سفر مہکتا ہے زینوں میں پھُول کھلتے ہیں

قدم قدم پہ جو نظریں ہوں اپنے سجدوں پر
دُھلی دھلائی جبینوں میں پھُول کھلتے ہیں

ہو ذکر آپؐ کا تابشؔ تو کِھل اٹھیں سطریں
سبھی حروف نگینوں میں پھُول کھلتے ہیں

صَلِّ عَلیٰ

ظلمات میں ہے مونسِ غم صرف مدینہ
رکھتا ہے فقیروں کا بھرم صرف مدینہ

بکھرا ہوا رہتا ہوں جہاں بھر میں ہمیشہ
ہوتے ہیں دل و جان بہم صرف مدینہ

مکہ تو ہے لاریب جمالِ دل و دُنیا
بعد اس کے رہا کرتے ہیں ہم صرف مدینہ

صَلِّ عَلٰی

یوں تو میں ثنا خواں ہوں، جہاں نعت ہو لکھوں
اک لہر میں چلتا ہے قلم صرف مدینہ

در در نہ جھکا اپنی جبیں کو دلِ ناداں
دُھل سکتے ہیں سب رنج و الم صرف مدینہ

تابشؔ دل و جاں اس پہ ہوں قربان ہمارے
آنکھوں میں رہے بعدِ حرم صرف مدینہ

یہ نُور بھرا حُسنِ یقیں آپؐ کا صدقہ
افلاک عطا اُن کی ، زمیں آپؐ کا صدقہ

ملتا ہے ہمیں نانِ جویں آپؐ کے دَر سے
چُھٹتا ہے گداؤں سے کہیں آپؐ کا صدقہ

یہ حُسن ، یہ احساس ، یہ عقبیٰ ، یہ محبت
یہ روح ، یہ دل اور جبیں آپؐ کا صدقہ

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

یہ صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور عبادات
سب آپؐ کا ہے، دینِ مبیں آپؐ کا صدقہ

صدقہ ہے نواسوں کا یہ دُنیا مرے آقاؐ
یہ ارضِ وطن ، عرشِ بریں آپؐ کا صدقہ

میں اسمِ مبارک پہ ہوں سو جان سے قرباں
یہ اشک ہیں تابشؔ کہ نگیں، آپؐ کا صدقہ

جمے ہوئے ہیں انہی کے سبب زمین اور ہم
خدا کا شکر کہ یکجا ہوئے ہیں دین اور ہم

خلوص ہو تو انہی سے دیانتیں سیکھیں
عمل میں دو نہ رہیں آپؐ سا امین اور ہم

خدا کرے کہ بروزِ جزا اکٹھے ہوں
خدا کے سامنے وہ ختمِ مُرسلین اور ہم

صَلِّ عَلیٰ

پلٹ کے آؤ جو حج سے تو خود سے یہ پُوچھو
وہاں سے لائے ہیں کیا سارے عازمین اور ہم

خدا کا شکر کہ تابشؔ بہم ہوئے آخر
خدا کے حکم سے وہ نورِ اوّلین اور ہم

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

کیوں اُنہیں قول و روایات سے جانا جائے
حُسنِ ایماں کی حکایات سے جانا جائے

جانا جائے اُنہیں ہر سورۂ قرآں کے سبب
اور اللہ کی ہر بات سے جانا جائے

اُنؐ کے دربار میں جو کچھ بھی صحابہؓ نے کہا
اُنہیں بس ان کے خیالات سے جانا جائے

بت شکن کعبے کے کہلائے نبیؐ اور علیؓ
کیسے اب عزّیٰ سے اور لات سے جانا جائے

شبِ اسریٰ مرے سرکارؐ جہاں بھی پہنچے
اُس مسافت سے ، مقامات سے جانا جائے

میری خواہش ہے کہ دربارِ رسالتؐ میں مجھے
شاعرِ نعت و مناجات سے جانا جائے

صَلِّ عَلیٰ

ہر آن مرے حال پہ رحمت کی نظر ہے
کیا خوش نسبی ہے کہ محبت کی نظر ہے

جو پار لیے جاتی ہے افلاک سے مُجھ کو
یہ صرف مرے قلب پہ حضرت کی نظر ہے

ہم چشمِ بصارت سے جسے دیکھ رہے ہیں
وہ خاتمِ مرسلؐ کی بصیرت کی نظر ہے

صَلِّ عَلٰی

کچھ فرق حجاب اور حضوری میں نہیں ہے
آقاؐ کی نظر اصل میں قربت کی نظر ہے

جو آپؐ کہیں کرتا ہوں جی جان سے اس کو
میری یہ نظر صرف اطاعت کی نظر ہے

وابستہ ہوں دربارِ نبوّت سے جو تابشؔ
درویش پہ گویا کہ مشیّت کی نظر ہے

میں ہوں اور اک شور ہے، یا رحمۃً للعالمینؐ
جانے کیسا دور ہے، یا رحمۃً للعالمینؐ

تیرگی میں آپؐ کی یادوں کا ہر لمحہ مجھے
روشنی کا طور ہے یا رحمۃً للعالمینؐ

ہر کس و ناکس یہاں پر بارور ہوتا نہیں
یہ جہاں ہی اور ہے یا رحمۃً للعالمینؐ

صَلِّ عَلیٰ

چار جانب تیرگی ہے کچھ نظر آتا نہیں
چشمِ حاضر کور ہے یا رحمتہً للعالمینؐ

اک نگاہِ لطف ہو تو ختم ہوں تاریکیاں
دورِ جبر و جور ہے یا رحمتہً للعالمینؐ

میرے آقاؐ ابتلاؤں میں ہے تابشؔ کا وطن
معصیت کا زور ہے، یا رحمتہً للعالمینؐ

چار جانب مرے، انوارِ نبیؐ ہیں اور میں
خلفاء، ساتھ اویسِ قَرنیؓ ہیں اور میں

سب مقامات دکھاتے ہیں اشارے سے مجھے
علم کا شہر ہے، مولائے علیؓ ہیں اور میں

حضرتِ باغ حسینؒ آئے زیارت کے لئے
ساتھ اُن کے کئی مقبول ولی ہیں اور میں

صَلِّ عَلیٰ

تھا سفر ایسا کہ لفظوں میں بیاں ہو نہ سکے
اب قلم ہے، کچھ اشاراتِ خفی ہیں اور میں

تابشؔ اک سمت سے آوازِ اذاں آتی ہے
دیکھتا ہوں کہ بلالِ حبشیؓ ہیں اور میں

بس گنبدِ خضرا تھا، کہاں رات ڈھلی تھی
اک لہر سی مرقد سے اُٹھی، دل میں چلی تھی

میں نُور نہایا ہوا نکلا تھا سفر پر
روشن تھے دَروبام، مدینے کی گلی تھی

آنکھوں میں ابھی گھوم رہی ہے شبِ ہجرت
جو نورِ مہ و مہر کے ہاتھوں میں پلی تھی

صَلِّ عَلیٰ

ہے اس کے سبب آج بھی یہ دہر منوّر
اِک شمع جو یثرب کے اندھیروں میں جلی تھی

طائف میں لہو جسمِ مقدس سے جو نکلا
سورج نے سیاہی سی پہاڑوں پہ مَلی تھی

مصرع کہ چنبیلی کا کوئی ہار تھا تابشؔ
مدحت میں مہکتی ہوئی ہر بات کلی تھی

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

کیا بات ہے کہ لطف بھری زندگی میں ہوں
روضہ نگاہ میں ہے، دیارِ نبیؐ میں ہوں

کیسے بھَلا میں ترک کروں حسنِ بندگی
سلطانِ انبیاءؑ میں تری پیروی میں ہوں

گزرے ہیں روز و شب جو دیارِ حضورؐ میں
اب تک اُسی خیال اُسی روشنی میں ہوں

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

پروردگار کا ہے یہ احساں فقیر پر
مجھ کو چُنا گیا ہے سو اُن کی گلی میں ہوں

دُنیا بھَلا خیال میں آئے بھی کس طرح
اک قصرِ نور ہے میں ابھی تک اُسی میں ہوں

تابشؔ مری نگاہ میں ارض و سما نہاں
سب لوگ بے قرار ہیں اور میں خوشی میں ہوں

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

کتنی پُر نور ہے سیرت اُنؐ کی
دل میں روشن ہے نبوت اُنؐ کی

پیروی اُنؐ کی کچھ ایسے کی جائے
دل کھلاتی رہے سُنت اُنؐ کی

وقت کے جبر سے بچنے کے لئے
ہے زمانے کو ضرورت اُنؐ کی

صَلِّ عَلٰی

کاش طائف کے سفر میں ہوتا
جھیل جاتا میں اذیّت اُنؐ کی

اپنے اعمال پہ کچھ فخر نہیں
بس وسیلہ ہے شفاعت اُنؐ کی

پھُول کھلنے لگے ذہن و دل میں
یاد آئی ہے ولادت اُنؐ کی

دشمنِ جان کو بھی بخش دیا
دہر نے دیکھی ہے شفقت اُنؐ کی

سب ملائک تھے مؤدّب تابشؔ
خُلد میں لے گئی نسبت اُنؐ کی

یکجا تمام معجزے ہیں ذُوالجلال کے
بھیجا نبیؐ کو نُور کے سانچے میں ڈھال کے

کام آ گئے ہیں عشق کے لمحات حشر میں
رکھی تھی یہ متاع بہت ہی سنبھال کے

طیبہ میں خاکِ پائے مُحمدؐ ہوئی نصیب
لے آیا ہے غلام اِسے آنکھوں میں ڈال کے

صَلِّ عَلیٰ

پاکیزگی خیال کی لازم ہے اِس جگہ
اے میرے ہم نشین ذرا دیکھ بھال کے

جو کچھ ہمارے پاس ہے سب ہے حضورؐ کا
بخت آپؐ ہی کے صدقے ہیں میرے نہالؔ☆ کے

کیا ڈر کمالیوں کو ہو یومِ نجات کا
آقاؐ بہت کریم ہیں تابشؔ کمال کے

(☆صاحبزادہ نہال بخت کمال)

اُن کی خدمت میں، اُسی نُور کے زینے کی طرف
قافلے والو! چلو جائیں مدینے کی طرف

یہ ہُنر اور یہ نعتوں کی عطا، شکرِ خدا
میرے آقاؐ مجھے لے آئے قرینے کی طرف

یہ زمینیں تو کہاں، کھُلنے لگیں سب افلاک
آپؐ جو دیکھ لیں اک آن بھی سینے کی طرف

آپؐ مرتے ہوئے لوگوں کے مسیحا ٹھہرے
آپؐ انسان کو لے آئے ہیں جینے کی طرف

یہی پتّھر تھا کہ دُنیا کے لئے تھا ہی نہیں
اب یہی دل ہے کہ دُنیا ہے نگینے کی طرف

مدتوں تک رہا انسان بھنور میں تابشؔ
میرے آقاؐ اسے لے آئے سفینے کی طرف

صَلِّ عَلیٰ

بند آنکھوں سے بھی مجھ کو نظر آئے مدینہ
ایسے مرے سینے میں اُتر آئے مدینہ

آپؐ آئیں تو سمجھوں کہ دو عالم ہیں یہاں پر
چکوال میں محتاج کے گھر آئے مدینہ

ہر لمحہ رگیں نُور کی ضو سے ہوں فروزاں
سانسوں کی طرح روح میں بھر آئے مدینہ

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلٰی

اس شہر میں جا کر پھروں وارفتہ و شیدا
چپ چاپ مرے خون میں در آئے مدینہ

مسکان سرا میں ہو قیام اُس کا ہمیشہ
لے کر جو کوئی دیدۂ تر آئے مدینہ

تابشؔ ہو خراماں وہاں اِک مور کی مانند
اس بار مسافت میں اگر آئے مدینہ

رنج و غم سے ورا ہے آپؐ کا در
بس عطا ہی عطا ہے آپؐ کا در

وہیں ملتا ہے عاشقوں کو خُدا
نُور کا سلسلہ ہے آپؐ کا در

در گذر ہے تو بس وہیں پر ہے
عفو و جود و سخا ہے آپؐ کا در

کوئی سلطاں نہیں ہے اُس جیسا
جس کو بھی مل گیا ہے آپؐ کا در

جس پہ شیخینؓ آ کے جھکتے تھے
ایسا دولت کدہ ہے آپؐ کا در

بخت ور ہے کمال کا تابشؔ
جس کی خاطر کھُلا ہے آپؐ کا در

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

ہاں ، اپنے سبھی غم ہیں محمدؐ کی نظر میں
لاریب کہ سب ہم ہیں محمدؐ کی نظر میں

تاجِ سرِ دارا ہو کہ اورنگِ سلیماںؑ
ذرّات سے بھی کم ہیں، محمدؐ کی نظر میں

سلطان ہو یا کوئی غلام حبشیؓ ہو
واللہ کہ باہم ہیں محمدؐ کی نظر میں

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

ہونٹوں کا تبسم ہو کہ الفاظِ تسلّی
ہر طرح کے مرہم ہیں محمدؐ کی نظر میں

تابشؔ کو لئے پھرتی رہی آپؐ کی الفت
اللہ کے عالم ہیں محمدؐ کی نظر میں

صَلِّ علیٰ

فضائے باغِ جناں تک گئی ہے میری دُعا
وہاں تھے آپؐ جہاں تک گئی ہے میری دُعا

بلند ہُوں تو یہ صدقہ مرے حضورؐ کا ہے
جبھی تو نوکِ سناں تک گئی ہے میری دُعا

ہر ایک عہد کے دل میں صدا یہ گونجے گی
بلالؓ والی اذاں تک گئی ہے میری دُعا

صَلِّ عَلٰی

فرشتے حیرت و حسرت سے دیکھتے ہیں مجھے
نجانے اور کہاں تک گئی ہے میری دُعا

یہ معجزہ کوئی دیکھے حدیث و قرآں کا
مقامِ نور فشاں تک گئی ہے میری دُعا

جنہیں سُنانی تھی تابشؔ پہنچ گئی اُن کو
شہِ زمان و مکاں تک گئی ہے میری دُعا

صَلِّ عَلیٰ

مری زبان کو حسنِ بیاں میسّر ہو
حضورؐ نعت میں ڈھوئی زباں مُیسر ہو

جو آپؐ کا نہیں کیا اُس کو ہو عطائے جلیل
ہمیں جو ملتا ہے اُس کو کہاں مُیسر ہو

میں رنگ و نور کا شیدا یونہی نہیں ٹھہرا
مجھے دُعا ہے ''تجھے گلستاں میسّر ہو''

صَلِّ عَلیٰ

یہ صرف آپؐ کا دَر ہے جہاں زمانے کو
ہوائے تازہ ملے اور اماں مُیسر ہو

یہ حکم آپؐ کا ہے خیر پر ہے حق سب کا
سو بڑھ کے لے لو اسے یہ جہاں مُیسر ہو

خدا کرے تجھے تابشؔ کمال ایماں کے
سفر پہ دائمی عزمِ جواں میسّر ہو

دل اپنا ہے معمور، مدینہ ہے لہو میں
پھیلا ہے عجب نُور مدینہ ہے لہو میں

اللہ کا احساں ہے، محمدؐ کی عنایت
کیا دیکھے کوئی طور، مدینہ ہے لہو میں

پیاسو مرے چہرے کی لکیروں پہ نہ جاؤ
کچھ دُور، ذرا دُور مدینہ ہے لہو میں

صَلِّ عَلیٰ

میں صبح سے تا شام یہیں رہتا ہوں حاضر
ایک عشق میں مخمور مدینہ ہے لہو میں

کیوں اور کوئی آئے کہ اِس کُلبۂ دل میں
اِک عشق ہے مستور، مدینہ ہے لہو میں

تابشؔ یہ ہے احسان کہ منظورِ نظر ہوں
اور قلب ہے مسرور، مدینہ ہے لہو میں

صَلِّ عَلٰی

نام لکھا سرِ عنواں اُنؐ کا
میرا خامہ بھی ہے خواہاں اُنؐ کا

ذکر آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
نام لیتے نہیں رضواں اُنؐ کا

صف بہ صف دیکھی نمازِ عشاق
یہ گداگر تھا نمایاں اُنؐ کا

صَلِّ عَلیٰ

کسی بوجہل کو ہمت کب تھی
جب خدا خود تھا نگہباں اُنؐ کا

جب بھی مشکل کی گھڑی آجاتی
نام لیتے تھے سلیماںؑ اُنؐ کا

اک فقط مجھ پہ نہیں چشمِ کرم
ساری دُنیا پہ ہے احساں اُنؐ کا

بختِ تابشؔ ہے سرِ اوجِ کمال
لطف کیسا ہے فراواں اُنؐ کا

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

جس طرح صف بہ صف خیال گیا
اُس نگر کی طرف خیال گیا

مدح میں کیا تکلّف و تزئین
جب گیا بے کلف خیال گیا

اُن کی آمد ہوئی جو طیبہ میں
ساتھ میں لے کے دف خیال گیا

صَلِّ عَلٰی

یاد آئے نبیؐ کے ساتھ علیؑ
اور سوئے نجف خیال گیا

امرِ ربی کا یہ تقاضا تھا
رُوح کے ساتھ لَف خیال گیا

تابشؔ اُس در کی کیا گدائی کی
کیسا کاسہ بکف خیال گیا

صَلِّ عَلیٰ

الحمد کہ روضے پہ بلایا مرے آقاؐ
تا حشر زمانے پہ ہو سایا مرے آقاؐ

توحید کی خوشبو ہے، رسالت کا ثمر ہے
عُشّاق نے کیا باغ کھلایا مرے آقاؐ

ہے باعثِ تخلیقِ جہاں ذاتِ محمدؐ
سب آپؐ کی خاطر ہی بنایا مرے آقاؐ

صَلِّ عَلیٰ

کچھ بھی نہ تھا معراج کی شب عرشِ بریں پر
بس نُورِ احد موج میں تھا یا مرے آقاؐ

لاریب کہ بس آپؐ ہیں سلطانِ دو عالم
مخلوقِ دو عالم ہے رعایا، مرے آقاؐ

ہے اسمِ مبارک میں وہ تاثیر کہ ہم نے
چوما، کبھی سینے سے لگایا مرے آقاؐ

یہ نعت کا نغمہ بھی، حضوری بھی ہے تابشؔ
جب حکم ہُوا، میں نے سنایا مرے آقاؐ

یہ لعل محمدؐ کے خزینے سے ملا ہے
انسان کو منشور مدینے سے ملا ہے

طیبہ کی فضا میں ہے عجب نور کی نکہت
خوشبو کا سُراغ اُنؐ کے پسینے سے ملا ہے

انسان تو غرقاب ہوا جاتا تھا لیکن
ساحل جو ملا اُنؐ کے سفینے سے ملا ہے

سرکارؐ نے یثرب کو بنایا ہے مدینہ
یہ مرتبہ ہاشم کے نگینے سے ملا ہے

میلادِ نبیؐ ہے تو پڑھو صَلِّ عَلیٰ سب
صدیوں کو شرف ایک مہینے سے ملا ہے

تابشؔ کو ملا فیض تو آقاؐ کے قدم سے
یہ درجہ اطاعت کے قرینے سے ملا ہے

صَلِّ عَلیٰ

حُسنِ نورِ مبیں، خاتم الانبیاؐء
فخرِ عرشِ بریں خاتم الانبیاؐء

قربِ باری تعالیٰ اُسے کیا ملے
جس کے دل میں نہیں خاتم الانبیاؐء

دونوں عالم میں ہیں رونقیں آپؐ سے
وجہِ دُنیا و دِیں خاتم الانبیاؐء

صَلِّ عَلٰی

آپؐ کے بعد کوئی نہیں آئے گا
بالیقیں ، بالیقیں خاتم الانبیاؐء

اپنی اُمت کو معراج کی رات بھی
بھول پائے نہیں خاتم الانبیاؐء

کائنات اِک انگوٹھی ہے تابشؔ کمال
اور اس میں نگیں خاتم الانبیاؐء

صَلِّ عَلیٰ

معبود ذاتِ حق ہے تو محمود آپؐ ہیں
ارض و سما کا گوہرِ مقصود آپؐ ہیں

جِنّ و ملائکہ نے کیا سجدہ آپؐ کو
محبوبِ حق تعالیٰ و مسجود آپؐ ہیں

کیا غم ہے عاصیوں کو بھلا روزِ حشر کا
ان کی شفاعتوں کو جو موجود آپؐ ہیں

صَلِّ عَلیٰ

مخلوق رزق لیتی ہے اُس دَر سے بے حساب
قسام آپؐ ہیں ، کرم و جُود آپؐ ہیں

برکت ہے ساری آپؐ کی ذاتِ کریم سے
سعد اور سعید آپؐ ہیں ، مسعود آپؐ ہیں

تابشؔ پہ کُھل گئے ہیں حجابوں کے دَر تمام
شاہد، شہید آپؐ ہیں ، مشہود آپؐ ہیں

صَلِّ عَلٰی

معاف ہوں گے سبھی کے قصور، آئیں گے
فرشتو، شافعِ محشرؐ ضرور آئیں گے

میں آج نعت سرا ہوں ریاضِ بطحا میں
عطائے داد کی خاطر حضورؐ آئیں گے

مدینہ جائیں گے بے حال اور پریشاں رُو
مگر پلٹتے ہوئے نُور نُور آئیں گے

صَلِّ عَلیٰ

عجیب ہیں یہ حواری رسولِ اکرمؐ کے
درود پڑھتے سرِ کوہِ طور آئیں گے

انہیں نہ روکو، مدینہ چلے ہیں دیوانے
وہاں سے آئے تو پھر با شعور آئیں گے

پکارتا تھا فلسطین سے کوئی تابشؔ
اُسے یقیں تھا کہ آپؐ اتنی دور آئیں گے

روز و شب وہ دَر و دیوار بلاتے ہیں مجھے
میرے آقاؐ مرے سرکارؐ بلاتے ہیں مجھے

جالیاں دیتی ہیں آواز مجھے روضے کی
روز سُنتا ہوں وہ مینار بلاتے ہیں مجھے

صبح آتی ہے صبا پاس پیامی بن کر
شام، طیبہ کے چمن زار بلاتے ہیں مجھے

صَلِّ عَلٰی

شہرِ طیبہ کی طرف جاتی ہوئی کشتی سے
رقص کرتے ہوئے پتوار بلاتے ہیں مجھے

نعت کہتا ہوں تو آواز وہاں جاتی ہے
اور پھر سیّدِ ابرارؐ بلاتے ہیں مجھے

کیسی نسبت ہے کہ چکوال میں رہتے ہوئے بھی
تابشؔ اُس بزم کے آثار بلاتے ہیں مجھے

ہاں ، شب ہے سحر آج مدینے کی گلی میں
ہیں شمس و قمر آج مدینے کی گلی میں

مہتاب اُدھر ہے سرِ افلاک فروزاں
خورشید اِدھر آج مدینے کی گلی میں

شرمندہ پھرے دہر میں سورج بھی ہمیشہ
جھانکے وہ اگر آج مدینے کی گلی میں

صَلِّ عَلٰی

آئینۂ ایام کی صُورت جو بنائے
وہ آئینہ گر آج مدینے کی گلی میں

گھر آمنہ بی بی کا بھی دائم ہو سلامت
ہے فخرِ بشر آج مدینے کی گلی میں

ہے اوج پہ تابشؔ مری قسمت کا ستارا
ہوں بارِدگر آج مدینے کی گلی میں

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

یہ سچ ہے کہ نبیوں کے اَب و جَد ہیں محمدؐ
حد کوئی نہیں آپؐ کی ، بے حد ہیں محمدؐ

یہ چاند یہ تارے یہ زمیں آپؐ کے دم سے
اللہ کی طرف جانے کی سرحد ہیں محمدؐ

ہیں سارے نبی محترم و اعلیٰ و ذیشان
صرف آپؐ ہیں صرف آپؐ محمدؐ ہیں محمدؐ

صَلِّ عَلیٰ

ہر دور کا بو جہل ہے لرزاں اُسی در پر
ہر مذہبِ کاذب کے لئے رد ہیں محمدؐ

ہیں دونوں جہانوں کے لئے رحم سراپا
محمود ہیں، محبوب ہیں، احمد ہیں، محمدؐ

خود سورۂ یٰسین ثبوت اسکا ہے تابشؔ
طٰہٰ بھی ہیں، ہادی بھی ہیں اور مد ہیں محمدؐ

صَلِّ عَلیٰ

سناؤ نعت، مبارک مہینہ آیا ہے
جہاں میں خاتمِ کُل کا نگینہ آیا ہے

سراغ پایا ہے خوشبو سے سب صحابہؓ نے
جو اُن کے رخ پہ ذرا سا پسینہ آیا ہے

حضورؐ آئے ہیں عشّاق پھر زیارت کو
بہت ہی دُور سے اُن کا سفینہ آیا ہے

صَلِّ عَلٰی

حضورؐ آپؐ سے وابستہ ہو کے بات بنی
حضورؐ آپؐ کے دم سے قرینہ آیا ہے

اُٹھاؤ سر کہ درِ پاک سامنے آیا
پلک اُٹھاؤ کہ رحمت کا زینہ آیا ہے

فدا ہوں آپؐ پہ تابشؔ کمال کی سانسیں
حضورؐ آپؐ کے صدقے ہی جینا آیا ہے

راہی ہوا تو صورتِ منزل ملی مجھے
صد شکر ہے کہ آپؐ کی محفل ملی مجھے

کتنے بھنور تھے پھر بھی کنارے سے آلگا
رحمت کہ منتظر سرِ ساحل ملی مجھے

وہ دَر بس ایک نُور کدہ ہے جہان میں
پہنچا وہاں تو روشنیٔ دل ملی مجھے

صَلِّ عَلیٰ

میں زمزمہ کناں تھا سرِ محفلِ نبیؐ
بادِ صبا بھی مدح میں شامل مِلی مجھے

آساں ہوا ہے عشق کے اسرار کا سفر
خوش بخت ہوں کہ صُحبتِ کامل مِلی مجھے

ہونٹوں پہ اُن کا نام سَحر بن کے آ گیا
تابشؔ کمال گر کہیں مشکل مِلی مجھے

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

بہار آپؐ سے، مقصودِ گلستاں ہیں آپؐ
زمانہ آپؐ کا ہے، آخرُ الزّماںؐ ہیں آپؐ

جہاں میں پھیل گیا حجۃ الوداع کا درس
خُدا کا لہجہ ہیں، بحرِ گہر فشاں ہیں آپؐ

یہ معجزہ ہے کہ قرآں ہے آپؐ کا اُسوہ
عمل کے باب میں قرآں کے پاسباں ہیں آپؐ

صَلِّ عَلیٰ

نماز کچھ بھی نہیں ذکرِ مصطفیٰؐ کے بغیر
اذاں کا جزو ہیں، اللہ کا نشاں ہیں آپؐ

ہماری سانس معطر ہے آپؐ کے صدقے
ہمارے خون میں آقاؐ رواں دواں ہیں آپؐ

مرا یقین چلا سیدھا راستہ تابشؔ
میں پیروی میں ہوں اور میرِ کارواں ہیں آپؐ

صَلِّ عَلٰی

حُسن کرتا ہے پرستش میری
آپؐ کے دم سے ہے بخشش میری

بس طوافِ درِ سرکارؐ رہے
یوں ہی جاری رہے گردش میری

آپؐ کے حکم پہ پُورا اُتروں
اور کچھ بھی نہیں خواہش میری

صَلِّ عَلیٰ

نُور ہی نُور ہے چاروں جانب
روشنی روشنی پوشش میری

حوضِ کوثر پہ کھڑا سوچتا ہوں
آپؐ نے کی ہے سفارش میری

ہے یہ اکرام اُنہی کا مجھ پر
اب یہ دُنیا بھی ہے تابش میری

صَلِّ عَلیٰ

ظلمت میں گھرا ہوں میں دعا کیجیے آقاؐ
کچھ اپنے خزانے سے عطا کیجیے آقاؐ

یہ دَور ہے وہ دَور جو مرہم نہیں دیتا
دل درد سے بوجھل ہے دوا کیجیے آقاؐ

سینے میں دلِ ہجر زدہ کب سے ہے بے چین
کُچھ حسنِ شفاعت سے صفا کیجیے آقاؐ

صَلِّ عَلیٰ

اسلوبِ سخن کیوں ہے مرا خستہ و کُہنہ
مدحت کا سلیقہ تو نیا کیجیے آقاؐ

حسنینؓ کے صدقے میں مری ارضِ وطن کو
مہکار محبت کی عطا کیجیے آقاؐ

تابشؔ کو یونہی رکھیے حضوری کے نگر میں
بارانِ کرم اس پہ سدا کیجیے آقاؐ

لَب پر کِھلا ، حرفِ ندا ، صَلِّ عَلیٰ
یا مصطفیٰؐ ، خیرالورٰی ، صَلِّ عَلیٰ

ہیں آپؐ ہی خیرالبشر، نورالبشر
فخرِ کمالِ انبیاء صَلِّ عَلیٰ

یہ لفظ اور یہ نعت گوئی فیض ہے
صبح و مسا ، صَلِّ عَلیٰ ، صَلِّ عَلیٰ

آقاؐ عطا کیجیے گہر، دیجے ہُنر
ہر شکل میں، ہر مرتبہ صَلِّ عَلٰی

اک نور ہے جس کی بس اک پہچان ہے
کہتا ہے یہ دل برملا صَلِّ عَلٰی

تابشؔ مجھے عقبٰی مِلی، دنیا ملی
تا عمر جب دل سے کہا صَلِّ عَلٰی

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

سورج میں نُور، چاند کا ہالا اُنہیؐ سے ہے
ایک ایک روشنی کا حوالہ اُنہیؐ سے ہے

کیا کیا نہ بھیک پائی جہاں نے حضورؐ سے
نکتہ وروں نے جو بھی نکالا، اُنہیؐ سے ہے

عشّاق چاندنی میں نہائے ہیں، پھُول بھی
یہ خوشبوئیں اُنہیؐ سے، اُجالا اُنہیؐ سے ہے

صَلِّ عَلیٰ

جامِ ولائے ختمِ رسُلؐ ہے بقا کا نام
مخصوص یہ ابد کا پیالہ اُنہیؐ سے ہے

سب عرش و فرش آپؐ کے دم سے ہیں جلوہ گر
انساں جہان بھر میں دوبالا اُنہیؐ سے ہے

تسبیح اسمِ پاک کی وردِ زباں رہے
تابشؔ یہ دُر، یہ سِلک، یہ مالا اُنہیؐ سے ہے

صَلِّ عَلٰی

محبت کا روشن قرینہ، مبارک
مسافر، مبارک، مدینہ، مبارک!

فروزاں ہے عشقِ محمدؐ دلوں میں
یہ خاتم مبارک، نگینہ مبارک

سلامت رہے بادبانِ عقیدت
روانہ رہے یہ سفینہ مبارک

صَلِّ عَلٰی

سُوئے وصل پہلا قدم دائمی ہو
یہ پہلا پڑاؤ، یہ زینہ مبارک

پڑھو نعت میلاد ہے مصطفیٰؐ کا
کہو عاشقو ''یہ مہینہ، مبارک''

جہاں آپؐ ہوں لے کے جاتا ہے تابشؔ
مہکتا ہے ایسے پسینہ، مبارک

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

کشادہ ہو مرا سینہ محمدِ عربیؐ
بُلائیں سُوئے مدینہ محمدِ عربیؐ

خُدا نہیں ہیں مگر نا خدا ہے آپؐ سا کون!
رواں دواں ہے سفینہ محمدِ عربیؐ

قدم قدم پہ سہارا ہے آپؐ کا آقاؐ
اٹھائیں زینہ بہ زینہ، محمدِ عربیؐ

صَلِّ عَلیٰ

خدا نے خلق کیا خاتمِ نبوّت کو
ہیں جس کا آپؐ نگینہ محمدِ عربیؐ

ہے ذکرِ پاک دلوں میں، درود ہونٹوں پر
سجی ہے بزمِ شبینہ، محمدِ عربیؐ

زمیں گلاب کے پھولوں سے لَد گئی تابشؔ
مہک اُٹھا جو پسینہ محمدِ عربیؐ

دوام اُن کو محبت جنہیں حضورؐ سے ہے
سلام اُن پہ کہ نسبت جنہیں حضورؐ سے ہے

بروز حشر کھڑی ہو گی خلق لرزیدہ
مگر امیدِ شفاعت جنہیں حضورؐ سے ہے

یہاں وہاں وہی ممتاز ہیں خدا کی قسم
وہ لوگ قربِ فضیلت جنہیں حضورؐ سے ہے

صَلِّ عَلیٰ

اُنہیں نصیب رہے گا بلالؓ کا سایہ
تمام حسنِ عقیدت جنہیں حضورؐ سے ہے

عطا کریں گے وہ کوثر کا جام خود اُن کو
عطا کے باب میں چاہت جنہیں حضورؐ سے ہے

وہاں بھی سایۂ رحمت میں آئیں گے تابشؔ
یہاں وسیلۂ رحمت جنہیں حضورؐ سے ہے

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

حُسنِ مکمل، نورِ مجسّم، آپؐ ہیں بس
صل اللہ علیہِ وسلّم آپؐ ہیں بس

آپؐ کا در ہے درد کا درماں، آپؐ شفا
انساں کے ہر زخم کا مرہم آپؐ ہیں بس

ساقئ کوثر آپؐ سوا کوئی اور نہیں
کوئی نہیں سرکارِ دو عالم آپؐ ہیں بس

صَلِّ عَلٰی

شب کی گہری تاریکی میں نُور ہیں آپؐ
دل کی لوح پہ گرتی شبنم آپؐ ہیں بس

خالقِ کُل کے بعد ہیں کافی اور شافی
ساری خلق میں سب پہ مقدّم آپؐ ہیں بس

تابشؔ کو درکار نہیں کچھ دنیا میں
اسمِ معظم ، شیخِ مکرّم آپؐ ہیں بس

چلتے چلیں گے راہ ، مدینہ بھی آئے گا
دُھل جائیں گے گناہ ، مدینہ بھی آئے گا

رستے کے رنج و غم سے ہمیں کیا کہ آپؐ ہیں
جب ہو گی اک نگاہ ، مدینہ بھی آئے گا

کٹھنائیوں سے آگے ہے وہ نور کا مقام
اے ظلمتِ سیاہ ، مدینہ بھی آئے گا

صَلِّ عَلٰی

میں دیکھتا ہوں دیکھ رہے ہیں حضورؐ بھی
اب اُن کی بارگاہ، مدینہ بھی آئے گا

اے دل ہمارا عشق سلامت رہا تو پھر
مل جائے گی پناہ، مدینہ بھی آئے گا

عمرِ عزیز ذکر میں تابشؔ گزار دی
ہر سانس ہے گواہ مدینہ بھی آئے گا

صَلِّ عَلیٰ

نُور سے ایسی عقیدت ہے مجھے
نعت گوئی کی فضیلت ہے مجھے

رات کی رات چمک اُٹھتا ہوں
ایک مہتاب سے نسبت ہے مجھے

یونہی رخشندہ و تابندہ نہیں
نُور کا حکمِ اطاعت ہے مجھے

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلیٰ

حشر کا خوف بجا ہے لیکن
ایک امیدِ شفاعت ہے مجھے

حرف در حرف قبولی کا شرف
شاعری نغمۂ مدحت ہے مجھے

آتا جاتا ہوں میں آرام کے ساتھ
اُنؐ کا در پَل کی مسافت ہے مجھے

کام دُنیا سے مجھے کیا تابشؔ
بس اُنہیؐ کا درِ دولت ہے مجھے

کمالِ خلق ہے وہ صاحبِ جمال نبیؐ
ہے بے مثال خدا اور بے مثال نبیؐ

دکھوں کا معرکہ کیسے شکست دے گا ہمیں
قدم قدم پہ ہمارے لئے ہیں ڈھال، نبیؐ

خُدا نے اُن کو ازل سے نبیؐ بنایا ہے
ابد کے آپ نبیؐ اور لازوال نبیؐ

صَلِّ عَلیٰ

یہ مرتبہ ہے اُنہیؐ کا جہان میں باقی
خدا خود آپ پکارا کہ خوش مقال نبیؐ

عجیب نکہتیں اُٹھتی ہیں ہر بن مُو سے
جہاں میں کون ہوا ایسا خوش خصال نبیؐ

زمیں سے عرش تلک نُور ہے محمدؐ کا
یہ آستانہ ہے یا طُور ہے محمدؐ کا

یہ کربلا ہے یہاں دیکھ بھال کر چلنا
قدم قدم پہ یہاں پُور ہے محمدؐ کا

یہ گرم ریت پہ کس کی صدائیں جلتی ہیں
غلام زخموں سے کیوں چُور ہے محمدؐ کا

صَلِّ عَلیٰ

زمانہ طعن و ملامت میں محو ہو بے شک
مگر غلام کہ مسرور ہے محمدؐ کا

ہوں اپنی عشق مسافت پہ گامزن تابشؔ
اگرچہ شہر بہت دُور ہے محمدؐ کا

صَلِّ عَلیٰ

رحمتِ عرش، محبوبِؐ ربّ آپؐ ہیں
خلقِ کون و مکاں کا سبب آپؐ ہیں

ہر حوالے کی وابستگی آپؐ سے
حُسنِ دیں، حُسنِ نام و نسب آپؐ ہیں

آپؐ کے اذن سے سنگ کلمہ پڑھیں
جانتے ہیں فصیحِ عرب آپؐ ہیں

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

صَلِّ عَلٰی

آپؐ کے دم سے ہے زندگی کی بہار
خوف و خدشہ بھلا کیوں ہو، جب آپؐ ہیں

میری قسمت کہ پھر سے حضوری میں ہوں
آنکھ سے روح تک روز و شب آپؐ ہیں

آرزو کیوں ہو دُنیا کی تابش ہمیں
اپنی خواہش، تمنّا، طلب آپؐ ہیں

صَلِّ عَلیٰ

ظلمت سہی، ہر عہد کا امکان وہی ہیں
اُمت کی وہی آس ہیں ، احسان وہی ہیں

پہچان گیا ہوں اُنہیں کملی کی ضیاء سے
میں صدقے وہی آقاؐ ، میں قربان وہی ہیں

جو کچھ بھی لکھا جائے محبت میں ڈھلا ہو
سرنامۂ تقدیس کا عنوان وہی ہیں

صَلِّ عَلیٰ

کچھ خوف نہیں راہ میں جو خار بھی آئیں
وہ اپنے مددگار، نگہبان وہی ہیں

لاریب، وہی ہیں جو ہیں قرآنِ مجسم
ہاں دین وہی، دل وہی، ایمان وہی ہیں

تابشؔ یہ مرا نام، مرا کام ہے اُنؐ سے
ہوں بخت پہ نازاں، مری پہچان وہی ہیں

صَلِّ عَلیٰ

سفر ہے اور نیّت کا سفر ہے
تصوّف آدمیّت کا سفر ہے

کھلے ہیں پھول مدحِ مرسلیںؐ میں
عجب میری طبیعت کا سفر ہے

وہ فرمائیں جدھر، جاؤں اُدھر میں
یہی میری حمیّت کا سفر ہے

صَلِّ عَلیٰ

محمدؐ رحمت اللعالمیں ہیں
بقایا بربریت کا سفر ہے

سفر معراج کا ہر زاویے سے
عروجِ آدمیّت کا سفر ہے

زباں پر سورۂ اخلاص ہر دم
یہی تو احدیّت کا سفر ہے

حضوری ہو تو کھلتے ہیں مناظر
یہ سب اُن کی معیّت کا سفر ہے

مدینے کا سفر میری نظر میں
رضا کا اور مشیّت کا سفر ہے

وَنَحنُ اَقرَبُ کا ورد تابشؔ
یقیناً اقربیّت کا سفر ہے

صَلِّ عَلٰی

میرے دلِ لا دوا کو کیوں ہو کوئی بھی رنج و ملال آقاؐ
ہے چشمِ خیرالورٰی میں سارا سلیقۂ اندمال آقاؐ

نگاہِ لطف و کرم نے پھر سے کیا ہے سر سبز پت جھڑوں میں
وگرنہ موسم تو کر چکے تھے فقیر کو پائمال آقاؐ

جو اَب حضوری کا اذن ہو تو اکٹھے خدمت میں حاضری دیں
اِدھر یہ عاجز تڑپ رہا ہے، اُدھر جنابِ بلالؓ آقاؐ

صَلِّ عَلیٰ

حرا کی مٹی سے نُور لے کر چمک رہے ہیں یہ چاند تارے
مری زمیں پر ہے راج شب کا، مری زمیں کو اُجال آقاؐ

فضائے دربارِ مصطفےٰؐ سے سمیٹ لایا ہوں جان و تن کو
وہیں کہیں پر بھٹک رہی ہے متاعِ فکر و خیال آقاؐ

بہار، وجہِ بہار ہی کے طفیل میرے چمن میں قائم
بہشت میں باغؒ جا بسے تو عطا ہوا ہے نہال☆ آقاؐ

حضورؐ بارِدگر بلاوا، حضورؐ پھر سے کرم کی بارش
گزر نہ جائے کہیں ہوائے مفارقت میں یہ سال آقاؐ

خرد پرستوں کے اُس جہاں میں کہاں تھا ممکن حیات کرنا
سو آپؐ کے در پہ آ گیا ہے فقیر تابش کمال آقاؐ

(☆صاحبزادہ نہال بخت کمال)

صَلِّ عَلیٰ

اُنہی کا عشق ہے ایسا جو یہ کمال کرے
کہیں جو آپؐ خُدا روشنی بحال کرے

ہے اسم آپؐ کا ردِ بلا سبھی کے لئے
جو نام لیوا ہو ان کا وہ کیوں ملال کرے

وہ شخص جس پہ اُٹھے آپؐ کی نگاہِ کرم
خدا خود اس کی مصائب میں دیکھ بھال کرے

وہ بے مثال ہے تابشؔ جو سر پہ ہاتھ رکھے
تو اپنے مانگنے والوں کو بے مثال کرے

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com

تابش کی نعت عشق کے رنگوں اور عقیدت کی خوشبوؤں کا خوبصورت مرقع ہے۔ ایک باپ کی حیثیت سے میں نے اس کی شخصی اور شعری اٹھان کا ہمیشہ بغور مشاہدہ کیا ہے۔ بچپن میں کلامِ اقبال اور ملّی ترانے گنگناتے ہوئے اس کے معصوم چہرے پر پھیلے نُور سے گھر کا ماحول جگمگا اُٹھتا اور ہدیہ ءنعت پیش کرتے ہوئے اس کی سرشاری سے فضا کچھ اور بھی دلکش ہو جاتی۔

تابش کا شعری سفر خصوصاً نعتیہ شاعری میری آرزوؤں کی تکمیل کا سفر ہے۔ بے شک منصبِ نعت گوئی ربّ کریم کی طرف سے ودیعت ہے اور تابش تو یوں بھی حُبِ رسولؐ کو ہی عشقِ الٰہی کا سفر سمجھتا ہے۔

''منظر منظر دُھوپ'' میں شامل نعتوں نے مجھے خوشگوار حیرت میں مبتلا کر دیا اور مجھے تابش کا وہ نعتیہ کلام یاد آ گیا جو اس نے شب بیداری کی ایک محفل میں میری فرمائش پر اپنی پُر سوز آواز اور عارفانہ لَے میں بارگاہِ رسالت مآبؐ میں پیش کرتے ہوئے حاضرین پر سحر طاری کر دیا تھا۔

تابش! یہ منصب اور نعت خوانی سے نعت گوئی کی طرف یہ سفر مُبارک ہو۔

باغ حُسین کمال

یہ لعل محمدؐ کے خزینے سے ملا ہے
انسان کو منشور مدینے سے ملا ہے

ہر ایک سمت اُجالے دکھائی دیتے ہیں
ہمیں وہ روشنی والےؐ، دکھائی دیتے ہیں

نئے سخن کی زمینوں میں پھول کھلتے ہیں
ادب کی شرط پہ سینوں میں پھول کھلتے ہیں

کیوں اُنہیں قول و روایات سے جانا جائے
حُسنِ ایماں کی حکایات سے جانا جائے

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com



تابش کمال کو کچھ کمال تو ورثے میں ملا اور کچھ اُس نے ذوقِ خدا داد اور ریاضتِ روز وشب سے کمایا۔ پھر خوش نصیبی اُس کی متاعِ ہنر کو رفتہ رفتہ حمد و نعت کی طرف لے آئی۔

میری خواہش ہے کہ دربارِ رسالتؐ میں مجھے
'شاعرِ نعت و مناجات' سے جانا جائے

تابش کی نعتوں میں پُختہ گوئی اور طبیعت کے گداز دونوں کا ایک پُر تاثیر آمیزہ اور ایک تہذیبی عمق ملتا ہے جس میں اویسِ قرنیؓ، بلالِ حبشیؓ، حسانؓ، رومیؒ و جامیؒ اور بُردۂ بوصیریؒ جیسے حوالے، تلمیح اور رمز و کنایہ کے انداز میں جا بجا اُبھرتے ہیں۔

نعت تابش کمال کے نزدیک ایک طرح کی خود کلامی ہے جو وہ صرف ایک ہی ذاتِ گرامی کو سنانا چاہتا ہے اور اُس ذاتِ گرامی کی پہچان وہ، اقوال و روایات سے نہیں، وحی و آیات اور صحابہؓ کے خیالات سے کرنا چاہتا ہے۔

(ڈاکٹر خورشید رضوی)

دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال
www.darulkamal.com